بشمول مسئلہ تعیین الرحمٰن و حرمت کا حال محرر و فرشتہ ہاں یہ بالکل اچھوتا مضمون جو آج تک کبھی شائع نہیں ہوا

از افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضور پُر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰے بنام تاریخی

اَلْہَدایَۃُ الْمُبارَکَہ فی خَلْقِ الْمَلٰئِکَہ

حسبُ الاِرشاد

م الاسلام سید محمد معصوم جیلانی القادری نوری دربار قادری نوری

سلوچک شریف ضلع گجرات

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

قیمت ۲ر

اَلْہِدَایَۃُ الْمُبَارَکَہ فِی خَلْقِ الْمَلٰئِکَہ

فرشتوں کی پیدائش و موت کا حال اردو زبان میں
بالکل اچھوتا مضمون ہے جو اس رسالہ میں کافی
وضاحت سے ملیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶ مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۷ رجب ۱۳۱۱ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ملٰئکہ کیونکر پیدا ہوتے ہیں۔ اور موت انکو مثل انسان لاحق ہوتی رہتی ہے یا جس وقت سب مخلوق فنا ہوگی اس وقت فنا ہونگے؟
بیّنوا توجروا

الجواب

(۱) بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی اولاد کو بنایا۔ ملٰئکہ نے عرض کی۔ الٰہی تُو نے انہیں پیدا کیا جو کھاتے پیتے ہیں جماع کرتے اور سوار ہوتے ہیں۔ تو اُن کے لئے دنیا کر۔ اور ہمارے لئے آخرت۔ رب عزوجل نے فرمایا۔ لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَکَانَ۔ میں نہ کروں گا اُسے جسکو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور اپنی رُوح اس میں پھونکی۔ اُس کے مثل جسے میں نے فرمایا۔ ہو۔ سو وہ ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ ملٰئکہ (فرشتوں) کی پیدائش آدمیوں کی طرح

بتدریج نہیں۔ کہ مٹی خمیر ہوئی۔ پھر تصویر بنی۔ پھر روح ڈالی گئی۔ یا پہلے نطفہ تھا۔ پھر خون کی بوند۔ پھر گوشت کا ٹکڑا۔ پھر اعضا۔ کی کلیاں پھوٹیں۔ پھر صورت بنی۔ پھر روح ڈالی گئی۔ بلکہ وہ (فرشتگان) کلمہ کُن سے پیدا کئے گئے۔

(۲) حضور اقدس صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ فرماتے ہیں۔ خُلِقَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ وَّ خُلِقَ الْجَانُّ مِنْ نَّارٍ وَّ خُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ۔ ملائکہ (فرشتے) نور سے بنائے گئے۔ اور جن آگ کی لَپٹ سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا۔ اور آدم اُس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی یعنی سیاہ و سپید و سُرخ مٹی سے کَمَا عِنْدَ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا رَوَاہُ اِمَامُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

(۳) عبدالرزاق اپنے مصنف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا جابرُ انّ اللہ تعالےٰ قد خلق قبلَ الاشیاءِ نورَ نبیّکَ مِنْ نورہ (الیٰ قولہ) فلمّا اَرادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قسّمَ ذٰلکَ النّورَ اربعۃَ اجزاءٍ فخلقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِی اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثمّ قسمَ الرّابعَ اربعۃَ اجزاءٍ فخلقَ من الاوّلِ حَمَلَۃَ العرشِ ومن الثانی الکرسیَّ ومن الثالثِ باقی الملٰئکۃِ الحدیث۔ اے جابر! بیشک اللہ تعالےٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا۔ پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا۔ اس نور کے چار حصے کئے۔ پہلے سے قلم اور دوسرے سے لوح۔ اور تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کئے۔ پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش۔ دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کئے۔

(۴) علامہ فاسی مطالع المسرات میں زیرِ قول دلائل اَلتَّقَدُّمِ مِنْ نُّوْرٍ

فیما ملک ناقل قد قال الاشعری انّہ تعالٰی نور لیس کالانوار و
الرّوح النّبویّۃ المقدّسۃ لمعۃ مّن نّورہٖ والملٰئکۃ شرر تلک
الانوار و قال صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اوّل ما خلق اللہ نوری و
من نّوری خلق کُلّ شیئٍ یعنی امام اشعری فرماتے ہیں۔ اللہ عزّ وجلّ نور ہے
نہ مثل اور انوار کے۔ اور رُوح پاک نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم اُس کے
نور کی ایک چمک ہے۔ اور فرشتے اُن (حضور سرورِ کائنات) کے نُور کے شرارے
ہیں۔ حضور والا صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے
اللہ تعالٰی نے میرا نُور بنایا۔ اور میرے ہی نُور سے ہر چیز پیدا کی۔

(۵) ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا۔ خُلِقَتِ الملٰئکۃ مِن
نّورِ العِزّۃِ۔ فرشتے نورِ عزّت سے بنائے گئے۔

(۶) وہی یزید بن رومان سے راوی کہ انہیں خبر پہنچی۔ انّ الملٰئکۃ خُلِقت
من نّورِ اللہِ۔ کہ ملائکہ ربّانی روح سے پیدا کئے گئے ہیں۔

اقول۔ غالبًا اِس احتمال کی شرح وہ ہے جو امیر المؤمنین سیّدنا علی مرتضٰی کرّم
اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے مروی۔ کہ روح ایک فرشتہ ہے۔ جس کے ستّر ہزار سر
ہیں۔ ہر سر میں ستّر ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں ستّر ہزار دہن (مُنہ)۔ ہر دہن
میں ستّر ہزار زبانیں۔ ہر زبان میں ستّر ہزار لغت یسبّح اللہ تعالٰی بتلک
اللغات کلّھا یخلق من کلّ تسبیحۃ ملک یّطیر مع الملٰئکۃ الٰی یوم
القیٰمۃ وہ (فرشتہ) ان سب لغتوں سے (کہ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ستّر جگہ
مہا سنکھ ہوئے جس کی کتابت یُوں ہے۔ کہ ۱۶۸۰۰۷۰ لکھکر داہنے ہاتھ کو بیس
صفر لگا دیجئے) اللہ عزّ وجلّ کی تسبیح کرتا ہے۔ ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا
ہے۔ کہ قیامت تک ملٰئکہ کے ساتھ پرواز کریگا۔ ذکرہ الامام البدر محمود
العینی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری من کتاب التفسیر
و الامام الرازی فی تفسیرہ الکبیر۔ ثعلبی نے سیّدنا عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا۔ کہ وُہ فرماتے ہیں کہ رُوح ایک مَلَکِ (فرشتہ) عظیم ہے آسمان و زمین وجبال و ملائکہ سب سے۔ اور اُس کا مقام آسمانِ چہارم میں ہے۔ یسبح کل یوم اثنی عشر تسبیحۃً یخلق من کلِّ تسبیحۃٍ مَلَکٌ۔ ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے۔ ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ یہ رُوح نامی فرشتہ روزِ قیامت تنہا ایک صف ہوگا۔ اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف۔ ذکرہ الامام البغوی فی المعالم تحت قولہٖ تعالیٰ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا۔ والامام العینی فی العمدۃ تحت قولہٖ تعالےٰ وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ؎

(۷) مروی ہُوا۔ انّ فی السَّمَآءِ الدّنیا وھی من مآءٍ و دُخانٍ ملٰئِکۃٌ خُلِقُوا من مآءٍ و ریحٍ علیھم مَلَکٌ یُقالُ لہ الرَّعدُ وھو ملکٌ مُوَکَّلٌ بالسَّحاب و المطرِ۔ آسمانِ دُنیا میں کہ پانی اور دھوئیں کا بنا ہے۔ ملائکہ ہیں کہ آب و ہوا سے بنائے گئے ہیں۔ اُن کا افسر ایک فرشتہ رعد نامی ہے۔ جو ابر و باراں پر مُوَکَّل ہے۔ ذکرہ الامامُ القسطلانی فی المواھب ؎

(۸) السیدی شیخ اکبر محی الملۃ والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی۔ پھر تاریکی بنائی۔ ظلمت پر اس نور کا پرتو ڈالا۔ اُس سے عرش ظاہر ہوا۔ پھر اُس ملے ہوئے نُور سے کہ ضیائے صبح کی مانند تھا۔ جس میں تاریکی شب مخلوط ہوتی ہے۔ اُن ملائکہ کو بنایا۔ جو گردِ عرش ہیں۔ پھر کرسی پیدا کی۔ اور اس میں اُسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے۔ ذکرہ فی الباب الثالث عشر من الفتوحات المکیۃ۔ واوردہ الامام الشعرانی فی الیواقیت والجواھر ؎

ف (۱) آسمانِ دنیا پانی اور دھوئیں سے بنا ہے۔ اور اس کے ملائکہ آب و ہوا سے۔ رعد فرشتہ انکا افسر ہے جو ابر و بارش پر موکل ہے ف (۲) کیفیت تخلیق عرش و حملۂ عرش و کرسی و ملائکۂ کرسی ۳

(۹) شیخ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ فی الجَنَّۃِ لَنہرًا مَا یَدخلہ جِبرَئیلُ دَخلَۃً فیخرج فینتفضُ اِلّا خلقَ اللّٰہُ مِن کُلِّ قطرۃٍ تقطُرُ منہ مَلَکًا بیشک وشبہ جنّت میں ایک نہر ہے۔ کہ جب جبرئیل امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اُس میں جا کر باہر آ کر پر جھاڑتے ہیں۔ جتنی بُوندیں اُن کے پروں سے گرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بُوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ جبرائیل امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے چھ سَو پَر ہیں۔ کہ اگر ایک پَر پھیلا دیں۔ تو اُفق آسمان چھپ جائے۔

(۱۰) ابن ابی حاتم وعقیلی وابن مردویہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔ فی السَّماءِ الرابعۃِ نہرٌ یُقالُ لہُ الحَیوانُ یدخلہ جبریلُ کلّ یومٍ فینغمس فیہِ انغماسۃ منہ یخرج فینتفض انتفاضۃً فیخرُجُ عنہ سبعون الف قطرۃٍ یخلقُ اللّٰہُ مِن کُلِّ قطرۃٍ مَلَکًا ھُم الّذین یُؤمَرُونَ اَن یاتوا البیتَ المعمورَ فیصلّوا فیفعلونَ ثمّ یخرجون فلا یعودونَ الیہ ابدًا و یُوَلّی علیھم احدھم ثمّ یؤمرُ اَن یَقِفَ بِھِم فی السَّماءِ موقفًا یُسَبِّحُونَ اللّٰہَ الیٰ اَن تَقومَ السَّاعۃُ۔ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے۔ جسے نہر حیات کہتے ہیں۔ جبرائیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہر روز اُس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں۔ جس سے ستّر ہزار قطرے جھڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ انہیں حُکم ہوتا ہے۔ کہ بیت المعمور میں جا کر نماز (صلوٰۃ) پڑھیں۔ جب پڑھ کر نکلتے ہیں۔ پھر کبھی اُس میں نہیں جاتے۔ اُن میں سے ایک کو اُن پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے۔ کہ آسمان

ف۱ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں۔ ایک پر پھیلائیں۔ تو اُفق آسمان چھپ جائے ۱۲ ف۲ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسکا نام حیوان ہے۔ یعنی نہر حیات ۱۲

میں اُن کو ایک جگہ لیکر کھڑا ہو۔ وہ سب مل کر قیامت تک وہاں تسبیح الٰہی کرتے ہیں۔ و روی ابن المنذر نحوہ بدون ذکر النھر من طریق صحیحہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکن موقوفاً قالہ الامام الحافظ ابن حجر۔ و معلوم ان الموقوف کالمرفوع اقول فصح الحدیث وسقط ما نقل الفاسی عن الولی العراقی ان لم یثبت فی ذلک شئ فقد اثبتہ الحافظ و فوق کل ذی علم علیم۔

(۱۱) عطا و مقاتل و ضحاک کی روایت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں آیا:۔ ان عن یمین العرش نھراً من نور مثل السمٰوات السبع و الارضین السبع و البحار السبع ید خل فیہ جبریل علیہ السلام کل سحر و یغتسل فیہ فیزداد نوراً الی نورہ و جمالاً الی جمالہ ثم ینتفض فیخلق اللہ تعالیٰ من کل نقطۃ تقع من ریشہ کذا کذا الف ملک ید خل منھم البیت السبعون الفاً ثم لا یعودون الیہ الی ان تقوم الساعۃ عرش کے دائیں طرف نور کی ایک نہر ہے۔ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کے برابر۔ اُس میں ہر سحر جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نہاتے ہیں۔ جس سے اُن کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے۔ پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں۔ جو چھینٹ گرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے۔ جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور جاتے ہیں۔ پھر قیامت تک اُس میں داخل نہیں ہوتے۔ ذکرہ الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر قولہ تعالیٰ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(ف) عرش کی داہنی جانب ایک نہر ہے۔ جو ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کے برابر ہے۔ ۱۲۔

(۱۲) ابونعیم خطیب و ابن عساکر اور بیہقی کتاب الرؤیۃ میں بروایت علی بن ابی ارطاۃ؂ بعض صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ لِلّٰہِ الْمَلٰئِکَۃُ تَرْعَدُ فَرَائِصُھُمْ مِنْ مَخَافَتِہٖ مَا مِنْھُمْ مَلَکٌ یَقْطُرُ مِنْ عَیْنِہٖ دَمْعَۃٌ اِلَّا وَقَعَتْ مَلَکًا قَائِمًا یُسَبِّحُ الحدیث۔ اللہ تبارک و تعالٰی کے کچھ فرشتے ہیں۔ کہ خوفِ الٰہی سے اُن کا بند بند لرزتا ہے۔ اُن میں سے جس فرشتے کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے۔ وہ گرتے گرتے فرشتہ ہو جاتا ہے۔ کہ کھڑا ہو کر ربّ العزّت جلّ جلالہٗ کی تسبیح کرتا ہے ؛

(۱۳) ابو الشیخ کعب احبار سے اِس کے قریب راوی کہ لَا تَقْطُرُ عَیْنُ مَلَکٍ مِنْھُمْ اِلَّا کَانَتْ مَلَکًا یَطِیْرُ مِنْ خَشْیَۃِ اللہِ۔ اِن فرشتوں سے جس کی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے۔ وہ ایک فرشتہ ہو کر خوفِ خدا سے اُڑ جاتا ہے ؛

(۱۴) ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پُر نور افضل صلوات اللہ تعالٰی و تسلیماتہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں:۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ تَعْظِیْمًا لِحَقِّیْ خَلَقَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِکَ الْقَوْلِ مَلَکًا لَہٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ یَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّیْ فَھُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ جب مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے۔ اللہ تعالٰی اُس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پَر مشرق اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ تعالٰی اُس سے فرماتا ہے۔ کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اُس نے درود بھیجا میرے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر پس وہ فرشتہ قیامت تک اُس پر درود بھیجتا رہتا ہے ؛ و ذکرہ ایضًا ابناء سبع والفاکھانی خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ

[illegible] درود خوانی [illegible]

؂ فی الفتاوی الحدیثیۃ للامام ابن حجر علی بن ارطاۃ ۱۲ منہ

ملا جیاء اپنی کتاب مستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ حضور پُرنور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے۔ کہ اسکا ایک بازو مشرق میں ہے۔ اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔ تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔ انتھیٰ کلامہ الشریف قدس سرہ اللطیف ◆

(۱۵) مواہب شریف میں ہے۔ قد روی ان ثم ملٰئکۃ یسبحون فیخلق اللہ بکل تسبیحۃ ملکاً۔ مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں۔ کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل انکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے ◆

(۱۶) سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں۔ کہ نیک کلام اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔ ذکرہ عنہ فی المبحث السابع عشر من الیواقیت انکے نزدیک آیۂ کریمہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کے یہ معنی ہیں۔

(۱۷) امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل کہ جو شخص سورہ بقرہ و آل عمران پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے۔ کہ روز قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑینگے۔ نقلہ عن الفاسی فی مطالع المسرات انکے نزدیک حدیث احمد ومسلم اقرؤا الزھراوین البقرۃ وال عمران فانھما یاتیان یوم القیامۃ کانھما غمامتان او غیایتان او کانھما فرقان من الطیر صواف یحاجان عن اصحابھما کے یہ معنے ہیں ◆

(۱۸) امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:۔ اقوی الملٰئکۃ واشد ھم حیاءً من کان مخلوقاً من انفاس النساء

ف۲ ثواب قرأت سورہ بقرہ و آل عمران سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں جو قیامت میں قاری کے لئے جھگڑیں گے ۱۲

ف۳ آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں جو عورتوں کے سانس سے بنتے ہیں وہ قوی تر اور حیا میں زائد ہوتے ہیں ۱۲

یعنی آدمیوں کے سانس سے فرشتے بنتے ہیں - اور اُن میں قوی تر اور حیاء میں زائد وُہ ہوتے ہیں جو عورتوں کے سانس سے بنائے جاتے ہیں +

مذکورہ بالا اٹھارہ احادیث و اقوال ہیں جن میں آفرینشِ (پیدائش) ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے - اِن سے ثابت ہُوا کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے - ہر روز بیشمار بنتے ہیں جنکی گنتی اُن کا بنانیوالا ہی جانتا ہے - قلت اغرب القلتانی فزعم انّ ملٰئکۃَ الارض والجنّ مرکبۃ من الطبائع الاربع واشار انّ لھم فی اجسامھم دمًا مسفوحًا قال فی الیواقیت قال بعضھم ولعلّ مرادہ بھٰؤلاءِ الملٰئکۃِ القاطنین من السّمآءِ والارضِ نوع من الجنّ سمّاھم ملٰئکۃً اصطلاحًا لہ اھ قلت ومثلہ غرابًا عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما انّ من الملٰئکۃِ ضربا یتوالدون یقالُ لھم الجنُّ و منھم ابلیس کما نقلہ فی ارشاد السّاری وانت تعلمُ انّ عقیدۃ اھلُ السّنۃِ فی الملٰئکۃ تنزّلھم عن الذکورۃ والانوثۃ فانی التّوالد واحسن محاملہ ھو ما مرّ من تسمیۃ بعض الجنّ ملکا واللہُ تعالٰی اعلم +

رہا انکی موت کا حال - امام ولی الدّین عراقی سے اسئلہ مکیہ میں اسی باب میں سوال ہُوا - جواب فرمایا لم یثبت فی ذٰلک شیٔ ولا یجوز الھجوم علیہ بمجرّد الاحتمال ولا مجال لِلنّظرِ فیہ ولا دخل للقیاسِ - اس باب میں کچھ ثابت نہ ہُوا - اور محض احتمال سے اُس پر جرأت روا نہیں - نہ نظر کی یہاں گنجائش نہ قیاس کا دخل - نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات - بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انہیں مثل ارواح لمانتے ہیں - کہ نہ تھے مگر جب ہوئے - تو ہمیشہ رہینگے - کہ ارواح کو کبھی موت نہیں - فتوحات شریفہ کے باب ۵۱۸ میں فرمایا - انہ لیس بملٰئکۃ اٰخرۃ ھو ذٰلک انّھم لا یمُوتُون فیبعثون واِنّما ھو صعق وافاقۃ کالنّوم والافاقۃ منہ عندنا ذٰلک حال لا یزال علیہ الممکن فی التجلی الاجمالی دنیا واٰخرۃ الخ نقلہ فی الیواقیت والجواھر اقول شاید یہ مسئلہ تجسّم و تجرّد

بعض احادیث میں موت ملائکہ ثابت ہے

ملائکہ پر مبنی ہو۔ جو انہیں نفوس[ف۱] مجردہ مانتے ہیں۔ جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اُن کے طور پر ملائکہ کے لئے موت نہ ہونی چاہئے۔ کہ روح کبھی نہیں مرتی۔ موت جسم کے لئے ہے۔ یعنی رُوح کا اُس سے جُدا ہو جانا۔ اور ملائکہ کو اجسامِ لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں۔ جیسا جمہور[ف۲] اہلِ سُنّت کا مسلک ہے۔ اور صدہا ظواہر نصوص اسی طرف ناظر۔ اُن کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں۔ اور یہی ظاہر مفادِ آیات اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد۔ تو یہی صحیح و معتمد ہے۔ قال تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ط ہر جان موت کا مزہ چکھے گی ✦

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی۔ جب آیۂ کریمہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ نازل ہوئی۔ کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔ ملائکہ بولے۔ زمین والے مرے۔ یعنی ہم محفوظ ہیں۔ جب آیۂ کریمہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ نازل ہوئی۔ کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ملائکہ نے کہا۔ اب ہم بھی مرے ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب۔ ابن جریر انہیں سے راوی قال وُکِّلَ ملک الموت بقبضِ ارواحِ المؤمنین والملٰئکۃ الموت (یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی رُوح قبض کرنے پر مقرر ہیں) ✦

نیز ابن جریر و ابو الشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا آخرھم موتا ملک الموت

ف۱ امام غزالی وغیرہ ملائکہ کو نفوسِ مجردہ جانتے ہیں ۱۲ ف۲ جمہور اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ ملائکہ اجسامِ لطیفہ ہیں جن سے نفوسِ شریفہ متعلق ہیں۔ اور صدہا نصوص اسی کی طرف ناظر ۱۲

[۱] فی الفتاوی الحدیثیۃ للامام ابن حجر فی مسئلۃ ان الموت وجودی او عدمی الموت مفارقۃ الروح للجسد اھ وفی شرح الصدور للمولی السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما ھو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقۃ وحیلولۃ بینہما وتبدل حال وانتقال من دار الی دار ۱۲ منہ

(۱۱) [illegible]

فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مرینگے۔ بیہقی و فریابی نے بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیں تفصیلاً اُن کی کیفیتِ موت روایت کی ہے۔ کہ جب سب فنا ہونگے۔ جبریل و میکائیل و ملک الموت باقی رہینگے۔ رب تبارک و تعالےٰ کہ دانا تر ہے۔ ارشاد فرمائیگا۔ اے ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ عرض کرینگے۔ بقی وجھك الباقی الدآئم وعبدك جبریل و میکائیل وملك الموت باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا۔ اور تیرے بندے جبرائیل میکائیل و ملک الموت۔ حکم ہوگا۔ تعرف نفس میکائیل۔ میکائیل کی رُوح قبض کر۔ وہ عظیم پہاڑ کی طرح گر پڑیں گے۔ پھر فرمائیگا۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے۔ وجھك الباقی الکریم عبدك جبرائیل و ملك الموت۔ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہیگا۔ اور تیرے بندے جبرائیل و ملک الموت۔ فرمائے گا۔ تعرف نفس جبرائیل۔ جبرائیل کی رُوح قبض کر۔ وہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے۔ پھر فرمائے گا۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ اب کون رہا؟ عرض کرینگے۔ وجھك الکریم وعبدك الملك الموت وھو میت تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہیگا۔ اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا۔ فرمائے گا۔ مُت۔ مر جا۔ وہ بھی مر جائیں گے۔ پھر فرمائیگا ابتداء میں میں نے خلق بنائی۔ اور میں پھر اُسے زندہ کروں گا۔ کہاں ہیں سلاطین مغرور جو ملک کا دعوے کرتے تھے۔ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ خود فرمائے گا۔ لله الواحد القھار۔ آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی مطلق منھما و عند الفریابی ان اٰخرھم موتا جبرائیل واللہ تعالےٰ اعلم۔

ثم اقول۔ اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روزِ قیامت تک زندہ رہنا معلوم ہی ہوا۔ اور حدیث ۶ میں سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے گذرا کہ بیشمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملنگ کے ساتھ اڑتے پھرینگے۔

اور حدیث میں گذرا۔ کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں۔ قیامت تک تسبیح الٰہی کرتے رہیں گے۔ حدیث ۱۴ میں گذرا۔ وہ فرشتہ قیامت تک مُصلّی (درود خواں) پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ روایت سخاوی میں گذرا۔ اس کے پر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں۔ قیامت تک مصلّی (درود خواں) کے لئے استغفار کرینگے۔ ہر مسلمان کیساتھ جو کراماً کاتبین ہیں۔ اُن کے لئے حدیث شریف میں آیا۔ مرگِ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں۔ حکم ہوتا ہے۔ میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں۔ کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں۔ تو ہمیں حکم ہو۔ کہ زمین میں رہیں۔ فرمان ہوتا ہے۔ میری زمین مخلوق سے بھری ہے۔ کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔ وَلٰکِنْ قُوْمَا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ فَسَبِّحَانِیْ وَهَلِّلَانِیْ وَکَبِّرَانِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاکْتُبَاهُ لِعَبْدِیْ۔ مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح وتہلیل وتکبیر کرو۔ اور اس کا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْبَعْثِ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ۔

اسی طرح اور احادیث بھی ہیں۔ ان حدیثوں سے بے شمار ملائکہ کا قیامت تک زندہ رہنا ثابت۔ اور اصلاً کسی حدیث سے یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوتی ہو۔ بلکہ روایت مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیۂ کریمہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے۔ کہ ہمیں بھی موت ہوگی۔ لہٰذا ظاہر یہی ہے۔ کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں۔ بلکہ جوینی نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی۔ کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کرکے فرمایا۔

وَالْمَلٰئِکَۃُ یَمُوْتُوْنَ فِی الصَّعْقَۃِ الْاُوْلٰی وَاِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ
یَقْبِضُ اَرْوَاحَھُمْ ثُمَّ یَمُوْتُ ۔ فرشتے اُس وقت مریں گے جب
پہلا صُور پھونکا جائے گا ۔ ملک الموت اُن کی رُوح قبض کریں گے ۔
پھر وُہ خود بھی مرجائیں گے ۔ یہ حدیث مقصود میں نص تھی ۔ لولا
مافی جویبر من ضعف قوی ولا جویبر واللہ تعالٰے اعلم ؛

تکمیل ۔ بعد ختم اس تحریر کے فتاوٰے حدیثیہ امام علامہ ابن حجر
مکی قدس سرہ الملکی میں ایک فتوٰے متعلق بملائکہ دوسرا متعلق بحور
عین نظرِ فقیر سے گزرا ۔ امام نے اُس میں موتِ ملائکہ پر اجماع نقل فرمایا
حیث قال اما الملئکۃ فیموتون بالنصوص والاجماع
ویتولی قبض ارواحھم ملک الموت ویموت ملک
الموت بلا ملکِ الموت ۔ اور اُن کے کلام کا بھی ظاہر یہی ہے
کہ موت ملائکہ نفخ صور سے ہوگی ۔ سوا حاملانِ عرش و چار مقرب فرشتوں
کے ۔ کہ یہ اُس کے بعد وفات پائیں گے ۔ حیث قال فی الفتوے
المتعلقۃ بالملئکۃ بالنفخ فی الصور یموتون الا حملۃ
العرش وجبریل واسرافیل ومیکائیل وملک الموت
ثم یموتون اثر ذٰلک ؛

اور دربارۂ آفرینش بھی اُسی کا استظہار فرمایا ۔ کہ ملائکہ ایک ہی
دفعہ نہ بنے ۔ بلکہ اُن کی پیدائش بدفعات ہے ۔ حیث قال ظاھر
السُّنّۃ انّ الملٰئکۃ لم یخلقوا دفعۃ واحدۃ ۔ پھر احادیث
ما نحن فیہ کے متعلق صرف سات ذکر فرمائیں ۔ جن میں پانچ تو
وُہی ۲ و ۳ و ۹ و ۱۲ و ۱۳ ہیں کہ مذکور ہوئیں ۔ دو تازہ ہیں ۔ کہ
بفیض الٰہ سے اُن اٹھارہ میں ملا کر بیس کا وعدہ کامل کیجیے ۔ وللہ الحمد ۔
(۱۹) ابو الشیخ وہب بن منبہ سے راوی ۔ قال اللہ نہرا فی الھواء

یسبح الارضین کلھا سبع مرات فینزل علی ذالک النھر ملک من السماء فیملؤہ ویسد ما بین اطرافہ ثم یغتسل منہ۔ فاذا خرج منہ قطر منہ قطرات من نورہا۔ فیخلق اللہ من کل قطرۃ منھا ملکا۔ یسبح اللہ بجمیع تسبیح الخلائق کلھم۔ اللہ تعالیٰ وتبارک کی ایک نہر ہوا میں ہے۔ کہ سب زمینیں بلکہ سات دفعہ اُس سما جائیں اُس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اُترتا ہے۔ کہ اپنی جسامت سے اُسے بھر دیتا ہے۔ اور اُس کے سب کنارے بند کر دیتا ہے پھر اُس میں نہاتا ہے۔ جب باہر آتا ہے۔ تو اُس سے نور کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوقات کی تسبیح کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے ٭

(۲۰) وہی علاء بن ہارون سے راوی قال لجبریل کل یوم انغمس فی الکوثر ثم ینتفض فکل قطرۃ یخلق منھم ملک۔ جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں۔ ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ اس کے بعد اللہ ایک اور حدیث یاد آگئی:۔

(۲۱) ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد۔ وہ اپنے جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی۔ کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما ادخل رجل علی مؤمن سرورا الا خلق اللہ عز وجل من ذالک السرور ملکا یعبد اللہ عز وجل ویوحدہ فاذا صار العبد فی قبرہ اتاہ ذالک السرور الحدیث۔ جو کوئی شخص کسی

مسلمان کو خوش کرے اللہ عزوجل اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کی عبادت و توحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے۔ یہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے۔ کیا تُو مجھے پہچانتا ہے۔ میں وہ خوشی ہوں۔ جو تُو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی۔ آج میں وحشت میں تیرے دل کو بہلاؤں گا۔ اور تیری حجت تجھے سکھاؤں گا اور قولِ ایمان پر تجھے ثابت کروں گا۔ اور قیامت کے ہر مشہد میں میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا۔ اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا غرض بڑی عظمت والا ہے بادشاہ عرشِ عظیم کا ربّ ملک و روح کریم کا سب خلق سے چُن لینے والا محمد رسول اللہ رؤف و رحیم کا صلے اللہ تعالے علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جلّ مجدہ اتمّ واحکم

فقط

تمت